حضرت شاہ ہمدانؒ کی خطہ کشمیر میں

آمد اور نفاذ اسلام

محمد اسرائیل خان
ریسرچ اسکالر، شعبہ قرآن وسنۃ، جامعہ کراچی

حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانی کا تعارف

آپ کے والد کا نام شہاب الدین بن محمد تھا آپ کی ولادت باسعادت کے بارے میں تذکرہ نگاروں نے ذکر کیا ہے کہ حضرت علی کرمؓ کی ولادت باسعادت رجب المرحب میں ہوئی، آپ بھی رجب میں پیدا ہوئے اس نسبت سے آپ کو علی ثانی بھی کہتے ہیں۔[1]

دوسری وجہ ڈاکٹر سیّدہ اشرف ظفر اپنے مقالہ بعنوان شاہ ہمدانؒ میں رقمطراز ہیں حضرت سیّد علی ہمدان سیاحت کے دوران حضرت شیخ ابوسعید سے ملے اور خرقہ خلافت ان سے حاصل کیا۔[2]

شیخ ابوسعید کو خواب میں حضور ﷺ نے بشارت دی کہ وہ بہت جلدی سیّد علی ہمدانی سے ملیں گے پھر آپ ﷺ نے فرمایا علی ہمدانی میری اولاد سے ہونگے اور میری ہجرت کے ۷۱۳ سال بعد یہ ستارہ ھمدان میں طلوع ہوگا آپ ﷺ نے فرمایا ان کا نام علی ہمدانی علی ثانی ہوگا شیخ نے عرض کیا میں اسوقت زندہ ہونگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ آپ ان سے ضرور ملیں یہ دعا قبول ہوئی اور آٹھویں صدی ہجری میں حضرت شاہ ھمدان نے حضرت شیخ ابوسعید سے ملاقات کی اور خرقہ خلافت حاصل کیا۔[3]

حضرت شاہ ہمدان کی ولادت ۲ رجب ۷۱۴ھ عراق کے قصبہ ہمدان میں ہوئی۔ آپ کا سلسلہ نسب والد کی طرف سے امام حسنؓ پر ختم ہوتا ہے اور والدہ کی طرف سے امام حسین پر ختم ہوتا ہے۔ آپ حسنی اور حسینی سید تھے آپ کے والد شہر ہمدان کے امیر اور حکمران تھے اس لیے خاندانی طور پر آپ کو امیر کا لقب سے نوازا گیا۔[4]

حضرت شاہ ہمدان کی تعلیم، ابتدائی تعلیم آپ نے اپنے خالو سیّد علاؤالدین سے حاصل کی، اخلاقیات کا علم کچھ اپنے خالو سے حاصل کیا اور کچھ اس دور کے مشہور بزرگ حضرت شرف الدین مزدقانی سے حاصل کیا آپ بہت عرصہ تک

ان کی خدمت میں مشغول رہے۔۵

ریاضت شاہ ہمدان

آپ حضرت شرف الدین مزدقانی کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا اگر آقا بن کر آئے ہیں تو آپ کی خدمت کرنے کے لئے تیار ہوں اگر بحیثیت خادم بن کر آئے ہیں تو ہماری خانقاہ کے خادم خاکروب کی خدمت کے لیے اپنے آپ کو وقف کردیں اور خدمت کے لئے حاضر ہوگئے پہلے آپ شیخ تقی الدین دوستی کے مرید اور خلیفہ تھے پھر آپ شیخ شرف الدین مزدقانی کی خدمت میں آئے کچھ عرصہ خدمت کے بعد عرض کی میرے لیے اب کیا حکم ہے آپ کے شیخ نے فرمایا اب تم تمام دنیا کی سیر کرو اولیاء کرام کی زیارات کرو اور اپنا حصہ لو چنانچہ آپ نے پوری دنیا کی تین مرتبہ سیر کی اور ایک ہزار چار سو اولیاء سے فیض پایا۔۴

سیر و سیاحت

۷۳۳ھ تا ۷۵۷ھ تک مسلسل ۲۴ برس آپ نے سیر و سیاحت کی اس دوران آپ نے اولیاء کرام سے علمی اور روحانی اکتساب کیا آپ کی سیر و سیاحت سے اندازہ ہوتا ہے جہاں آپ ایک ولی کامل، عالم دین، مصلح دین تھے وہاں ایک عظیم سیاح بھی تھے اگر آپ اپنی سیر و سیاحت کی روداد محفوظ کر لیتے تو دنیا کے مختلف گوشوں کی بلند پایا تاریخ ہوتی۔ سفر کے دوران مزدقان، بلخ، بدخشاں، خطا، یزد شام و بغداد حجاز مقدس اور ماوراء النہر کئی مرتبہ گئے، فرنگستان کے کئی خطوں کا سفر کیا اور وہاں کئی عیسائیوں نے آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا قبچاق اور جبل القاف کے سفر میں جہانگیر سمنانی بھی آپ کے ساتھ تھے۔۵

مصائب و ابتلاء

آپ کو بے شمار آزمائشوں سے گزرنا پڑا خلاصۃ المناقب میں ہے آپ کو سب سے بڑی مصیبت اس وقت پیش آئی جب آپ ماوراء النہر میں تھے اور آپ کو جلاوطن ہونا پڑا۔ آپ تیمور کی دشمنی کی وجہ سے ہجرت کر کے کشمیر آئے۔ اس بات کا اشارہ ان کی تصنیف ذخیرۃ الملوک سے بھی ملتا ہے کہ وہ تیمور کے ظلم وستم کی وجہ سے اپنے ملک کی اقامت کو ترک کرنے پر مجبور ہوئے۔ حضرت شاہ ھمدان کی طرف لوگوں کا بے پناہ ہجوم دیکھ کر تیمور نے ان کو جلاوطن ہونے کا حکم دیا۔ کیونکہ اس کو اس بات کا علم ہوگیا تھا کہ اس درویش کے پاس اتنی روحانی طاقت اور کشش ہے کہ یہ لوگوں کو میرے خلاف برگشتہ کرسکتا ہے کچھ بعید نہیں کہ لوگوں کو میرے خلاف جہاد کا حکم دے دے۔ اس لیے اس نے یہ رویہ اختیار کیا۔۶

کشمیر میں حضرت شاہ ھمدان کی آمد

ڈاکٹر سیدہ اشرف ظفر نے لکھا ہے حضرت محمد ﷺ نے آپ کو خواب میں حکم دیا تھا کہ کشمیر جاؤ اور اشاعت

اسلام کرو۔صبح آپ نے اپنے ساتھیوں کو بلایا اور کشمیر کا سفر اختیار کرنے کا حکم فرمایا۔ان کے ایک ہمراہی قوام الدین کا بیان ہے کہ جب ہم دشوار گذار سفر کر کے کشمیر پہنچے تو بت خانے ہی بت خانے تھے ان دنوں کشمیر کے حاکم سلطان شہاب الدین غوری نے خواب دیکھا کہ آفتاب جنوب سے طلوع ہوا یہ حضرت شاہ ھمدان کی آمد کی پیش گوئی تھی اسلئے اس نے اپنے امراء کے ہمراہ شاندار استقبال کیا اور سرکاری طور پر رہائش کا انتظار کیا۔

پہلی دفعہ آپ ۱۳۷۲ء میں کشمیر آئے اور چار ماہ قیام کیا اور حج بیت اللہ اور زیارات کے لیے تشریف لے گئے۔اس وقت پورا پنجاب ہزارہ اور سرہند کا تمام علاقہ سلطان شہاب الدین کے قبضے میں تھا کشمیر کا پایہ تحت سری نگر تھا جہاں اس وقت مسلمان شرک و بدعت میں جکڑے ہوئے تھے رسم رواج ہندوانہ تھے۔

دوسری بار آپ ۱۳۷۹ء میں کشمیر تشریف لائے اڑھائی سال قیام کیا اس دفعہ ان کا مشن اشاعت دین تھا اس لئے سات سو علماء کی ایک جماعت کے ہمراہ کشمیر آئے۔

کشمیر میں نفاذ اسلام

لباس: مسلمان ہندوانہ لباس پہنتے تھے آپ کشمیر آئے تو آپ نے مسلمانوں کو تلقین کی انہوں نے آپ کی ہدایت پر فرغل اور عمامے پہننے شروع کر دیا ایک کرتہ جسکو کشمیری زبان میں ''پھرن'' کہتے ہیں آپ کی بدولت مروج ہوا اور آج بھی کشمیر میں مستعمل ہے۔یہاں بادشاہ تو مسلمان تھا مگر اسلامی نظام رائج نہ تھا حضرت شاہ ہمدان نے فوری طور پر علماء کا ایک بورڈ مقرر کیا جنھوں نے فقہ حنفی کا تعزیراتی نظام مرتب کیا آپ نے بادشاہ سے مشاورت کے بعد چند ہی دنوں میں عدالت اور دیگر شعبہ ہائے زندگی میں اسلامی نظام کا نفاذ کر دیا۔

آپ کے ہمراہ سات سو جید علماء کرام تشریف لائے تھے ان میں بڑی بڑی شخصیات تھی ان میں خطیب بھی تھے مفسر بھی تھے محدث بھی فقہا بھی تھے اور حافظ قرآن بھی، قاری بھی تھے، خطاط اور دیگر ماہرین بھی تھے آپ نے ہر فرد کو اس کے مرتبے اور علمی مقام کے مطابق عہدہ دیا۔

جس قدر بڑے بڑے فقہا تھے ان کو درسگاہوں میں متعین فرمایا تا کہ ملک سے ناخواندگی دور ہو۔

بعض فقہا کو شرعی عدالتوں میں قاضی مقرر کیا تا کہ عین اسلام کے عدالتی نظام کے تحت فیصلے ہوں۔

خطیبوں کو تبلیغی دوروں پر مامور کیا تا کہ دور دراز علاقوں میں جائیں اور دین کی تبلیغ کریں۔

قراء حضرت اور حفاظ کرام کو مساجد میں امامت اور تدریس قرآن کے لیے مقرر کیا۔

بعض زیرک علماء کو انتظامی عہدوں پر تعینات کیا۔

آپ نے معاشرہ سے غلط رسومات کے تدارک کے لیے حکمت عملی اپنائی زنا، قمار بازی، شراب نوشی اور ان

تمام غلط رسومات کے تدارک کے لیے جامع منصوبہ بندی کی اور تھوڑے ہی عرصہ میں ملک کشمیر کو ان برائیوں سے پاک کر دیا۔

آپ اسلام کا سچا جذبہ لے کر کشمیر آئے تھے آپ نے اس ملک میں امن اور بھائی چارے کی فضا قائم کی اسلام کے پیغام امن سے متاثر ہو کر آپ کے دست اقدس پر تقریباً 37000 ہندوں نے اسلام قبول کیا اور اسلام وادی کا سب سے بڑا مذہب بن گیا۔

حضرت شاہ ہمدان نے تاجروں اور صنعت کاروں کے اندر جذبہ پیدا کیا کہ وہ گراں فروشی نہ کریں بلکہ تجارت کے اندر اسلامی اصولوں کو اپنائیں۔

آپ نے بڑے بڑے جاگیرداروں اور زمینداروں میں تحریک کی کہ وہ مساوات پر عمل کرتے ہوئے تمام ارضیات کاشتکاروں میں تقسیم کریں انہوں نے اس پر فوری عمل کیا آپ کی آمد سے قبل کشمیر میں معاشی ناہمواری تھی ایک امیر تر اور دوسرا غریب تر آپ نے معاشی ناہمواری دور کرنے کے لیے عملی اقدامات کئے اسلامی نظام عشر و زکوٰۃ نافذ کیا۔ اس طرح غریب اور مسکین کو ماہانہ امداد ملنے لگی جس سے گداگری کی لعنت ختم ہوگئی۔

فارسی کو دفتری زبان قرار دیا گیا۔

لوگوں کو صوم و صلوٰۃ کا پابند بنا دیا۔

بادشاہ وقت آپ کے حسن کردار سے اس قدر متاثر ہوئے انہوں نے آپ کے ہر حکم کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا اسے یقین ہو گیا کہ حضرت شاہ ہمدان کو اقتدار سے کوئی غرض نہیں۔ ۸

آپ کے مقرر کردہ مدرسین نے دن رات ایک ایک کر کے لوگوں کو فارسی کی تعلیم دی۔ فارسی کی کتب ہاتھوں سے لکھی جاتی تھی۔ پریس نہ تھی مگر اس کے باوجود آپ کے ساتھیوں نے کشمیر کے عوام کی تقدیر بدل دی۔

آپ کی کوششوں سے خطۂ کشمیر میں سینکڑوں مساجد تعمیر ہوئی۔

آپ کی تحریک سے بے شمار مدارس قائم کئے گئے۔

آپ نے ختلان سے اپنا کتب خانہ یہاں منتقل کر دیا۔

بادشاہ نے سری نگر میں آپ کے لئے خانقاہ معلیٰ تعمیر کرائی۔

جو عظیم علمی اور روحانی مرکز کا روپ دھار گیا۔

حضرت شاہ ہمدان نے دوسری دفعہ ڈھائی سال قیام کر کے اپنی نگرانی میں مکمل دین اسلام نافذ کرایا۔ ۹

دوسری دفعہ جب آپ آئے تو سلطان قطب الدین کی حکومت تھی آپ نے سلطان قطب الدین کو ایک کلہ تبرکاً

دیا جو ہمیشہ سلطان اپنے تاج میں رکھتا تھا۔ اسکے بعد اسکی اولاد نے بھی ایسا ہی کیا آخری حکمران کلہ مبارک ساتھ لے گیا۔ جس پر مولوی صاحب جو اس زمانے میں مشائخ دین کے سرحلقہ تھے۔ فرماتے ہیں

تاج شاہی ازسرِ شاہاں بر افتاد
وسرداری آنہمہ اوبرنگو نسازی نہاد

چنانچہ ایسے ہی ہوا اسکے بعد حکومت کو ضعف آنا شروع ہوگیا۔۱۰

تیسری دفعہ حضرت شاہ ہمدان ۱۳۸۳ء ۷۸۵ھ میں کشمیر شریف لائے کچھ عرصہ قیام کے بعد حج بیت اللہ کی غرض سے نکلے راستے میں پکھلی کے مقام پر ۷۸۶ھ کو وصال فرمایا۔۱۱

حضرت علامہ محمد اقبال رحمتہ اللہ علیہ نے آپ کی شان میں اس طرح خراج عقیدت پیش کیا۔

درحضور شاہ ہمدان

نغمہ می خواند آن مست مدام درحضور سید والا مقام
سید السادات سالار عجم دست او معمار تقدیر اُمم
تا غزالی درس اللہ ہو گرفت، ذکروفکر دودماں اوگرفت
مرشد آن کشور مینوں نظیر میر ودرویش وسلاطین وامیر
خطہ را آں شاہ دریا آستین داد علم صنعت وتہذیب ودین
آفرین آں مرد ایران صغیر باہنر پائے غریب ودلپذیر۔۱۲

حضرت شاہ ہمدان کا مشرب

ڈاکٹر سید محمد یوسف بخاری رقمطراز ہیں کہ آپ کا مشرب قادری تھا۔۱۳ نگارستان میں صفحہ ۲۷۶ پر آپ کو سلسلہ قادریہ کے زمرے میں شمار کیا گیا۔۱۴ حضرت شاہ ہمدان کا مسلک: بقول رسالہ مستورات آپ حنفی مسلک پر تھے۔۱۵

حضرت شاہ ہمدان کی وفات

حضرت شاہ ہمدان کی رحلت ٹھیک کس مقام پر ہوئی اس بارے میں تمام تذکرہ نگاروں اور سوانح نگاروں کی رائے مختلف ہے۔ خلاصۃ المناقب میں لکھا ہے کہ آپ کی وفات کنہار یعنی وادی کاغان میں ہوئی۔ رسالہ مستورات میں لکھا ہے کہ آپ کی رحلت سوات کے علاقے میں ہوئی اسکی تائید نفحات الانس تذکرہ دولت شاہ واقعات کشمیر نزہت الخواطر اور خزینۃ الاصفیاء سے بھی ہوتی ہے کیثر کے مصنف نے پکھلی لکھا ہے۔

ہفت اقلیم کے مصنف نے آپ کی رحلت کابل لکھا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ آپ کی رحلت وادی کاغان کے

بالائی حصے کنہار میں ہوئی اسکی سرحد پکھلی سے بھی ملتی ہے۔١٦

آپ جب تیسری مرتبہ کشمیر آئے ایک سال قیام کے بعد ١٣٤٨ء میں حج بیت اللہ کے ارادے سے نکلے آپ پہلے مظفر آباد پھر پکھلی واقع مانسہرہ پہنچے اور یہاں وادی کاغان کے تمام بالائی حصوں پر سفر کیا کنہار کے حاکم حضر شاہ نے آپ کی مہمانداری کی۔ وہ چاہتا تھا کہ آپ یہاں قیام کریں تاکہ دین اسلام کی اشاعت ہو آپ کچھ عرصہ رہے ذوالحجہ کا مہینہ شروع ہوا تو آپ علیل ہو گئے مسلسل پانچ روز علیل رہے چھٹے روز اپنے ساتھیوں کو بلا کر پند ونصیحت کی پھر فرمایا جاؤ نماز پڑھو آدھی رات تک یا اللہ یا رفیق یا حبیب کا ورد جاری رکھا پھر نماز ادا کی اور روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔١٧ ٦ ذی الحجہ ٧٨٦ھ آپکی تاریخ وصال ہے رسالہ مستورات کی روایت کے مطابق حضرت شاہ ہمدان نے اپنی تدفین کے لئے ختلان میں ایک جگہ خریدی تھی انکی وصیت تھی کہ ان کو اس جگہ دفن کیا جائے چنانچہ آپ کے مریدین نے کئی ماہ کی مسافت آپ کا تابوت اٹھا کر کی آپ کے تابوت سے مسلسل خوشبو آتی رہی ایک بادل سایہ فگن رہا نور الدین بدخشی نے لکھا ہے کہ آپ کا تابوت ٢٥ جمادی الاول ٧٨٧ھ ختلان کی خانقاہ میں پہنچایا گیا۔ آپ کا مزار کولاب تاجکستان میں ہے۔١٨

☆☆☆

حوالہ جات

۱۔ تذکرۂ اولیاء کشمیر، صفحہ نمبر ۲۳، محمود سید آزاد، ناشر محکمہ اوقاف آزاد کشمیر سن طباعت 1993

۲۔ شاہ ہمدان مقالہ ڈاکٹر سیدہ اشرف ظفر صفحہ ۷، غیر مطوعہ

۳۔ تذکرۂ اولیاء کشمیر حوالہ ایضاً صفحہ ۲۴

۴۔ اولیاء کشمیر محمد طیب حسین، پیرزادہ ناشر نذیر سنز پبلیکیشنز ۴۰ اردو بازار لاہور سن طباعت نومبر ۱۹۹۳ صفحہ ۱۳

۵۔ تذکرۂ اولیاء کشمیر، صفحہ ۲۰

۶۔ گلگت بلتستان کی آئینی حیثیت، ایڈوکیٹ، اعجاز افضل، سردار ناشر معارف اسلامی لاہور، ۲۰۰۴

۷۔ مقالہ شاہ ہمدان حوالہ ایضاً، صفحہ ۱۵

۸۔ ایضاً، صفحہ ۲۰ تا ۲۵

۹۔ مکمل تاریخ کشمیر فوق محمد دین صفحہ ۳۲۵ ویری ناگ پبلیکشنز میر پور آزاد کشمیر سن طباعت ۲۰۰۱ء

۱۰۔ تذکرۂ اولیاء کشمیر، ایضاً، صفحہ ۳۰

۱۱۔ اولیاء کشمیر ایضاً صفحہ ۱۲

۱۲۔ علامہ اقبال در حضور شاہ ھمدان بحوالہ تذکرہ اولیاء کشمیر

۱۳۔ صوفیائے کشمیر، یوسف بخاری، ڈاکٹر، سید، سید کلیم، لاہور، ۱۹۹۹

۱۴۔ سالار عجم، ہمدانی، عبدالرحمٰن، ڈاکٹر، پروفیسر، سید مکتبہ تعمیر انسانیت لاہور، اردو بازار لاہور، سن ۱۹۸۵ء صفحہ 7

۱۵۔ تذکرۂ اولیاء کشمیر ۳۷

۱۶۔ ایضاً ۳۷

۱۷۔ ایضاً ۳۸

۱۸۔ اولیاء کشمیر، صفحہ نمبر ۱۵